بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# اظہار محبت

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۔ بے شک سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے اس کائنات کی تخلیق کی۔قرآن و حدیث اوران کی تشریحات کے بیشتر ذخیروں کو دیکھنے کے بعد یہ بات ہمارے سامنے آتی ہے کہ خالق کائنات کے لیےازاوّل تاآخرایک ہستی،ایک ذات ہے جواس پوری بزم کون ومکان میں اس کی محبوبیت عظمیٰ کے مقام پرفائزہے،وہ ہے ہمارے حضور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اقدس۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیثِ قدسی ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وعزتي و جلالي لولاک ما خلقت الجنّة ولولاک ما خلقت الدّنيا.

[میری عزت وعظمت کی قسم! اگرمیں آپ(حضرت محمدؐ)کوپیدانہ کرتاتوجنت کوبھی پیدانہ کرتا اوراگرآپ کوپیدانہ کرتاتوپھردنیاکوبھی پیدانہ کرتا]

ایک اورحدیث قدسی جسے کئی ائمہ ومحدثین نے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیاہے:

لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الأفْلَاکَ.

[محبوب! اگرآپ(حضرت محمدؐ)کوپیدانہ کرتاتوکائنات کوبھی وجودمیں نہ لاتا]

چنانچہ جو ہستی خالق کو اس قدر محبوب ہو تو اس کی مخلوق اس سے کیوں نہ محبت کرے۔ محبت کیاہے۔؟ اس بارے میں میرے مرشد حضرت عبدالقدیر صدیقیؒ فرماتے ہیں کہ محبت جذبۂ دل ہے۔ طبیعت کی ایک طلب ہے۔یہی طلب ناقابل برداشت ہوجاتی ہے تو"عشق" کہلاتی ہے۔محبت تمام عالم پر کارفرماہے۔مختلف مقام میں اس کے مختلف نام ہوتے ہیں۔ذرّاتِ عالم میں کششِ اتصال ہے۔کرّاتِ عالم میں تجاذب ہے۔زمین وزمینیات میں کششِ ثقل ہے۔حیوانات میں الفت و نفرت ہے۔انسان میں محبت ہے، عشق ہے۔اس کی تحریک اصل میں فوق العرش میں ہوئی ہے۔

ب

ہم بندوں کو اللہ تعالیٰ خود اس سے محبت کا حکم ان الفاظ میں فرماتا ہے:

وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِّلَّهِ

[اور وہ جو ایمان دار ہیں، اللہ سے زیادہ محبت رکھتے ہیں (02:165)]

نہ صرف اللہ تعالیٰ بلکہ نبی معظمؐ سے بھی محبت کی تعلیم ہمیں درجہ ذیل احادیث سے ملتی ہے:

لایومن احدکم حتیٰ اکون احب الیه من والده و ولده والناس اجمعین

{کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں کہلا سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک، اس کے ماں باپ، اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاوں}۔

راوی: انس بن مالکؓ۔ (بخاری شریف: حدیث 14)

من کن فیه وجد حلاوة الایمان ان یکون الله ورسوله احب الیه مما سوا هما وان یحب المؤی لا یحبه الا لله

{اُسی میں ایمان کی حلاوت ہو گی جس کے نزدیک اللہ اور اس کا رسول تمام ماسوا سے زیادہ محبوب نہ ہو جائیں، اور جس کسی سے محبت کرے تو صرف اللہ ہی کے لیے کرے}۔

راوی: انس بن مالکؓ۔ (بخاری شریف: حدیث 15)

اس بات سے ہم واقف ہیں کہ ذات اور صفت دونوں کا مجموعہ، اسم کہلاتا ہے۔ مثلاً 'رحم' اللہ کی ایک صفت ہے۔ ان کا موصوف یعنی 'اللہ' ان کی ذات ہے۔ اور 'رحیم' اسمِ الٰہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمہ صفت موصوف ہے، لہٰذا اسمائے الٰہیہ بھی بہت سارے ہیں۔ اس کے سب ہی نام اسماء الحسنیٰ ہیں، اچھے ہیں۔ لیکن آنحضرتؐ نے ایک حدیث میں 99 اسماء الحسنیٰ کا تذکرہ فرمایا ہے۔ یاد رہے کے اس کائنات میں جو کچھ ہے وہ سب اسماء و صفات الٰہیہ کے مظاہر ہیں۔ اس کا ہر ظہور اللہ تعالیٰ کے لیے مثل آئینہ ہے جس میں وہ اپنی قدرت کو ملاحظہ فرماتا ہے۔

اسماء الحسنیٰ کے تعلق سے قرآن مجید میں چار آیات آتی ہیں۔ ان میں سے ایک آیت یہ ہے:

هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ
وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

[وہ اللہ ہی ہے جو تخلیق کا منصوبہ بنانے والا، اس کو نافذ کرنے والا، اور اس کے صورت گری کرنے والا ہے، اس کے لیے بہترین نام ہیں، ہر چیز جو آسمانوں اور زمین میں ہے اس کی تسبیح کر رہی ہے اور وہ زبردست اور حکیم ہے۔ (59:24)]

رسول اکرمؐ نے اللہ تعالیٰ کے ان اسماء الحسنیٰ کے تعلق سے یہاں تک فرمادیا کہ :

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ لِلَّهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ اسْمًا مَنْ حَفِظَهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ

{رسول اکرمؐ نے فرمایا، "اللہ تعالیٰ کے ننانوے (99) نام ہیں۔ جس نے ان کو یاد کیا وہ جنت میں داخل ہوا"۔
راوی: ابوہریرہؓ۔ (بخاری شریف: حدیث 6908)}

یاد، بھول کے مقابل ہے۔ یاد رکھنا اور پھر ذکر کرنا نصیب ہو جائے تو پھر حضورؐ کے ارشاد کے مطابق اس کے لیے جنت کی نوید ہے۔ "ذکر جہری" (بلند آواز ذکر) سے جذبات ابھرتے ہیں۔ عشق و محبت میں زور پیدا ہوتا ہے۔ تڑپ پیدا ہوتی ہے۔ "ذکر خفی" (بے آواز ذکر) سے اطمینان و سکون پیدا ہوتا ہے۔ اس حد تک کہ فنائیت و محویت آتی ہے۔ دوامِ ذکر یعنی ہمیشہ یاد میں رہنا بہترین عبادت ہے۔ اور جس شخص کو "دوام حضور" ہے، وہ سراپا سرور ہے۔ اسی پر خدا کی رحمت ہے۔ اور یہی مقصدِ محبت ہے۔

اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی بھی کئی صفات سے موصوف ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس نسبت سے آپؐ کے بھی کئی اسمائے مبارکہ ہیں، لیکن یہاں ہم صرف 99 ناموں کو پیش کریں گے۔

(نوٹ: 99 اسمائے مبارکہ اور 99 اسماء الحسنیٰ اس پیش لفظ کے آخر میں قلمبند کئے جاتے ہیں)

زیر نظر کتاب 'رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ' صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تالیف کا بنیادی مقصد رسول مکرمؐ کی یاد ہے۔ آپؐ کا ذکر ہے۔ آپؐ کے " أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ " (بہترین نمونہ) کے بیان میں کچھ کہنے کی ایک کوشش بھی ہے۔ ظاہر ہے میری کم علمی اس کے اظہار میں اس کا پورا حق تو ادا نہ کر سکے گی لیکن بس آپؐ سے اپنی محبت کا ایک اظہار ہے۔

کیسے ہیں محبوب امر حق یہ ہے صلوا علیہ
یاد ان کی بھی ہے ذکر اللہ سے ملتی ہوئی

اس کتاب کا نام 'رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ' قرآن کریم کی ایک آیت سے مستعار ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے لیے فرمایا ہے:

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ

[(اے محمدؐ!) ہم نے جو تم کو بھیجا ہے تو یہ دراصل دنیا والوں کے حق میں ہماری رحمت ہے (21:107)]

پھر اللہ تعالیٰ آپؐ کے لیے یہ بھی فرماتا ہے:

لَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا

[رسول اللہ کی پیروی سب سے بہتر ہے، بے شک یہی بہترین نمونہ ہیں، ہر ایسے شخص کے لیے

جو اللہ اور آخرت پر یقین رکھتا ہو، اور وہ جو اُسے کثرت سے یاد کرتا ہو، (33:21)]

أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ کے ضمن میں رسول اللہ کے سیرت و کردار کا نمونہ اپنانے کی جو صورت آج مسلمانوں میں عام ہے اس کا تصور بہت محدود نوعیت کا ہے۔ جن سنتوں کا تذکرہ عام طور پر ہمارے ہاں کیا جاتا ہے وہ محض روز مرہ کے معمولات کی سنتیں ہیں۔ جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسمائے مبارکہ کی کثرت آپؐ کی ذات کے ہمہ جہت اور ہمہ صفت ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ جیسے ایک نام 'فَتّاحٌ' ہی کو لے لیں تو ہم کو تاریخ آپؐ کی زندگی میں ہونے والے تمام غزوات کی طرف لے جاتی ہے، اور آپؐ ہمارے سامنے ایک عظیم سپہ سالار کی حیثیت سے ابھرتے ہیں۔ لہٰذا یہاں اس کتاب میں حضورؐ کے چند اسمائے مبارکہ کو لے کر آپؐ کی ذات میں موجود صفات پر کچھ روشنی ڈالی جا رہی ہے۔

جیسا کہ کہا گیا مؤلف اس کا حق ادا کرنے کے بالکل بھی قابل نہیں لیکن اس کام کا بنیادی مقصد صرف آپؐ کی یاد ہے، آپؐ کا ذکر ہے۔ آپؐ سے محبت کا اظہار ہے۔ غور کریں کہ آنحضرتؐ کی حدیث کے مطابق جب اللہ جل شانہٗ کے اَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ کے صرف یاد کرلینے پر ہی جنت کی بشارت دی گئی ہے تو آنحضرتؐ کے اسمائے مبارکہ کی مدد سے آپؐ کی ذات میں موجود مختلف صفات کی کچھ تفصیل بیان کرنے کا یہ عمل میرے لیے شاید سرکار دوعالمؐ کی "شفاعت" کے حصول ہی کا سبب بن جائے۔ اللہ تعالیٰ میری مدد فرمائے۔ آمین۔

وما توفیقی الا باللہ

احقر العباد

محمد عبدالاحد صدیقی

اکتوبر 2020ء

# حضورؐ کے 99 اسمائے مبارکہ

مُحَمّدٌ ، اَحْمَدٌ ، حَامِدٌ ، مَحْمُودٌ ، قَاسِمٌ ، عَاقِبٌ ، فَاتِحٌ ، خَاتِمٌ

حَاشِرٌ، مَاحٍ ، دَاعٍ ، سِرَاجٌ ، رَشِيدٌ ، مُنِيرٌ، بَشِيرٌ، نَذِيرٌ

هَادٍ ، مَهْدٍ ، رَسُولٌ، نَبِىٌ ، طٰهٰ ، يٰس ، مُزَمّلْ ، مُدَثّرْ

شَفِيعٌ ، خَلِيلٌ ،كَلِيمٌ ، حَبِيبٌ ، مُصْطَفٰى ، مُرْتَضٰى ، مُجْتَبٰى ، مُخْتَارٌ

نَاصِرٌ، مَنْصُورٌ ، قَائِمٌ ، حَافِظٌ ، شَاهِدٌ ، عَادِلٌ ، حَكِيمٌ ، نُورٌ

حُجّةٌ ، بُرْهَانٌ ، اَبْطَحِىٌ ، مُؤمِنٌ ، مُطِيعٌ ، مُذَكّرٌ ، وَاعِظٌ ، اَمِينٌ

صَادِقٌ ، مُصَدِقٌ ، نَاطِقٌ ، صَاحِبٌ ،

مَكِيٌ ، مَدَنِيٌ ، عَرَبِيٌ ، هَاشْمِىٌ ، تِهَامِىٌ ، حِجَازِىٌ ، تَرَازِىٌ ، قُرَيشِيٌ

اُمّىٌ ، عَزِيزٌ ، حَرِيصٌ عَلَيكُمْ ، رَؤفٌ ، رَحِيمٌ ، يَتِيمٌ ، غَرِيبٌ ، جَوّادٌ

فَتّاحٌ ، عَالِمٌ ، طَيّبٌ ، طَاهِرٌ ، مُطَهّرٌ

خَطِيبٌ ، فَصِيحٌ ، سَيّدٌ ، مُتّقِى ، اِمَامٌ

بَارٌّ ، شَافٍ ، مُتَوَسّطٌ ، سَابِقٌ ، مُقْتَصِدٌ

مَهْدِىٌ ، حَقٌّ ، مُبِينٌ ، اَوّلٌ ، مُحَلّلٍ ، مُحَرّمٌ ، نَاهٍ ، ظَاهِرٌ

بَاطِنٌ ، شَكُورٌ ، قَرِيبٌ ، اَوْلىٰ ، مُعْطِيٌّ ، مُنِيبٌ ، طٰس ، حٰم

و

# اللہ تعالیٰ کے 99 اسماء الحسنیٰ

يا من هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَّا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَٰنُ الرَّحِيمُ

اَلْمَلِکُ ، اَلْقُدُّوسُ ، اَلسَّلَامُ ، اَلْمُوءْ مِنُ ، اَلْمُهَيْمِنُ ، اَلْعَزِيْزُ ، اَلْجَبَّارُ

اَلْمُتَكَبِّرُ ، اَلْخَالِقُ ، اَلْبَارِي ءُ ، اَلْمُصَوِّرُ ، اَلْغَفَّارُ

اَلْقَهَارُ ، اَلْوَهَّابُ ، اَلرَّزَاقُ ، اَلْفَتَّاحُ ، اَلْعَلِيْمُ

اَلْقَابِضُ ، اَلْبَاسِطُ ، اَلْخَافِضُ

اَلرَّافِعُ ، اَلْمُعِزُّ ، اَلْمُذِلُّ ، اَلسَّمِيْعُ ، اَلْبَصِيْرُ ، اَلْحَكَمُ ، اَلْعَدْلُ

اَللَّطِيْفُ ، اَلْخَبِيْرُ ، اَلْحَلِيْمُ ، اَلْعَظِيْمُ ، اَلْغَفُوْرُ ، اَلشَّكُوْرُ

اَلْعَلِيُّ ، اَلْكَبِيْرُ ، اَلْحَفِيْظُ ، اَلْمُقِيتْ ، اَلْحَسِيْبُ ، اَلْجَلِيْلُ

اَلْكَرِيْمُ ، اَلرَّقِيْبُ ، اَلْمُجِيْبُ ، اَلْوَاسِعُ ، اَلْحَكِيْمُ ، اَلْوَدُوْدُ

اَلْمَجِيْدُ ، اَلْبَاعِثُ ، اَلشَّهِيْدُ ، اَلْحَقُّ ، اَلْوَكِيْلُ ، اَلْقَوِیُّ ، اَلْمَتِيْنُ ، اَلْوَلِيُّ ، اَلْحَمِيْدُ

اَلْمُحْصِيُ ، اَلْمُبْدِيُ ، اَلْمُعِيْدُ ، اَلْمُحْيُ ، اَلْمُمِيْتُ ، اَلْحَيُّ ، اَلْقَيُّوْمُ

اَلْوَاجِدُ ، اَلْمَاجِدُ ، اَلْوَاحِدُ ، اَلَّصَمَدُ ، اَلْقَادِرُ ، اَلْمُقْتَدِرُ

اَلْمُقَدِّمُ ، اَلْمُوَخِرُ ، اَلْاَوَّلُ ، اَلْاٰخِرُ ، اَلظَّاهِرُ ، اَلْبَاطِنُ ، اَلْوَالِيُ ، اَلْمُتَعَالِ

اَلْبَرُّ ، اَلتَّوَّابُ ، اَلْمُنْتَقِمُ ، اَلْعَفُوُّ ، اَلرَّءُ وْفُ

مَالِکُ الْمُلْکِ ، ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ، اَلْمُقْسِطُ

اَلْجَامِعُ ، اَلْغَنِيُّ ، اَلْمُغْنِيُ ، اَلْمَانِعُ ، اَلضَّارُّ

اَلنَّافِعُ ، اَلنُّوْرُ ، اَلْهَادِيُ ، اَلْبَدِيْعُ ، اَلْبَاقِيُ ، اَلْوَارِثُ ، اَلرَّشِيْدُ ، اَلصَّبُوْر